مدینۃ المسیح

قادیان ۲ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کچھ حرارت کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی طرح ہی ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جو مسلم لیگ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے دہلی تشریف لے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقلید یورپ کی بجائے اسلامی اصول کا تتبع کرو

"خدا کا وجود ہے۔ اور وہ ایک ایسی شے ہے۔ کہ جس قدر اس پر ایمان بڑھتا جائے۔ اسی قدر قوت ملتی جاتی ہے۔ اور وہ نہاں در نہاں ہستی نظر آنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ کھلے کھلے طور پر اس کو دیکھ لیتا ہے۔ اور پھر یہ قوت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہی ایک بات ہے جس کی تلاش دُنیا کو ہونی چاہیئے۔ مگر آج دُنیا میں تو یہ نہیں رہی اسلام جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا۔ بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ وہ کمزور ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں۔ جن کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اسلام کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں۔ لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب قوم بنی تھی۔ وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی۔ کیا مغربی قوموں کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی۔ تو بے شک گناہ ہوگا۔ اگر ہم اہل یورپ کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو۔ اور ہرگز ثابت نہ ہوگا۔ پھر کس قدر ظلم ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دُنیا کو انسان۔

اور انسان سے با خدا انسان بنایا ایک دُنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دُنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں۔ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وُہی لوگ ہونگے۔ جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے۔ جس کی تلاش میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ اور دین کو دُنیا پر مقدم کیا۔ تو وُہ سب وعدے جو اللہ تعالےٰ نے ان سے کئے تھے۔ پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے۔ کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔ اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر انہوں نے وُہ پایا۔ جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا تھا۔ وُہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے اور ان ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ ان لوگوں کی پیروی کسی رسم و رواج تک میں بھی نہ کرتے تھے۔ جن کو کفار کہتے تھے جب تک اسلام اس حالت میں رہا۔ وُہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔ اس میں سِر یہ تھا۔ کہ

خدا داری چہ غم داری۔"

(الحکم جلد ۵۔ نمبر ۴۴)

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے لکھتے ہیں:-

ایک دن مین فنڈ جمع کرنے کے لئے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو ایک پارٹی دی گئی تھی وہاں میں بھی گیا۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے پہلے اردو میں مختصر تقریر کی پھر اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ وہاں سے پھر میں ہائیڈ پارک گیا۔ وہاں اب لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ پہلے میں نے چند منٹ تقریر کی۔ جس میں سورۃ فاتحہ اور عیسائیوں کی دعا کا مقابلہ کیا۔ پھر بیر عبدالسلام صاحب نے تقریر کی۔ اور سوالات وجوابات ہوتے رہے۔ میں علیحدہ دوسری جگہ گفتگو کرتا رہا۔ تین گھنٹہ وہاں رہے ایک آسٹریا کا نوجوان جو کہ وغیرہ بھی دیکھ چکا ہے واقف تھا اسے مسجد میں آنے کے لئے کہا اور اس کا پتہ لے لیا۔

جمعہ کے روز صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نارمے وغیرہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جمعہ کی نماز میں نومسلموں سے رشید آرنلڈ کی والدہ صاحبہ شامل ہوئیں۔ اگلے اتوار کو مکرمی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر سننے کیلئے سو سترہ خطوط لکھ کر بھیجے گئے۔

اتوار کے روز پہلے ہائیڈ پارک گیا۔ وہاں دوسرے لیکچراروں پر سوالات کئے۔ پروفیسر عبداللطیف صاحب کا دارالتبلیغ میں لیکچر تھا۔ وہ کیمبرج سے ایک بجے تشریف لے آئے۔ حاضری ۱۷-۱۸ کے قریب تھی۔ نومسلموں میں سے مسٹر Harrison اور مسز رحیم اور مسٹر ایڈورڈز شامل ہوئے۔ ٹرینیڈاڈ سے ایک شخص اور ایک عورت معہ اپنی تین لڑکیوں کے مسجد دیکھنے کے لئے آئے جو ہندوستان جا رہے ہیں۔ لڑکیاں وہاں تعلیم حاصل کریں گی۔ امیر علی صاحب نے انہیں بھیجا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی آفتاب الدین صاحب کے نام ان کے پاس چٹھیاں ہیں۔ جماعت کے متعلق میں نے انہیں بتایا۔ اور اختلاف بھی بتایا۔ اور قادیان میں گرلز سکول کے متعلق بھی انہیں تفصیل سے بتایا۔ لڑکیاں صرف انگریزی زبان جانتی ہیں۔ چار انگریز غیر مسلم بھی شریک جلسہ ہوئے۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر رسل فرینڈ تھے۔ اور ان کے ساتھ ایک عورت تھی۔ ان سے لیکچر کے بعد دو گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اور کتابیں بھی دیں۔ جب ہم نے نماز پڑھی۔ تو وہ بھی پیچھے ایک صف میں کھڑے رہے۔ اب کتابیں مطالعہ کے لئے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے لیکچر سے پہلے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے دو تین صفحات پڑھے۔

ایک نوجوان Mr. R. Langridge ایک عورت کیساتھ آئے مکرمی درد صاحب نے انہیں ملاقات کا وقت دیا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ وہ یکم سے Sea Side پر گئے ہوئے تھے میں نے ان سے ملاقات کی۔ اور مسجد دکھائی۔ اور چائے بھی پلائی۔ ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو کی۔ مسٹر Langridge راڈول کا ترجمہ قرآن انہوں نے پڑھا ہوا تھا۔ اس میں سے بعض باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ جو اس نے دریافت کیں۔ پھر میں نے انہیں کھانے کے لئے بھی دریافت کیا۔ غرضیکہ وہ بہت خوش ہو کر گئے۔ اور تحفہ شہزادہ ویلز انہیں مطالعہ کے لئے دی گئی ہے۔ Sussex میں رہتے ہیں۔ یہاں سے دو گھنٹہ کا راستہ ہے انہوں نے بوقت فرصت پھر آنے کا وعدہ کیا ہے۔

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد سے گزارش

جیسا کہ آپ کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ عرض کیا گیا ہے مہربانی فرما کر بہت جلد ذیل کی اطلاع خاکسار کو دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) بجٹ سال ۳۸-۱۹۳۷ء جو آپ کی جماعت نے بیت المال کو بھیجا۔ (۲) رقم جو ۳۸-۱۹۳۷ء میں جماعت نے داخل خزانہ کی یعنی یکم ۳۷ء تک ۳۸ء (۳) بجٹ سال ۳۹-۱۹۳۸ء

جماعتوں کے بجٹ اور جو وصولی تا ۳۸ء بیت المال نے ظاہر فرمائی ہے۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع کر دی گئی ہے۔ بعض جماعتوں کے ذمہ بہت بقایا ہے۔ اس لئے اگر کسی جماعت میں کوئی ایسے دوست ہوں۔ جو بالکل نادہند ہوں۔ اور ان کو بجٹ میں شامل کر لیا گیا ہو۔ تو ان کے اسماء نیز وہ دوست جو سست ہوں یا معذوری کی وجہ سے اپنا موعودہ بجٹ ادا نہ کر سکے ہوں۔ ان کے اسماء رقم بقایا اور تفصیل معذوری وغیرہ سے مطلع فرمایا جائے۔

اس بارہ میں خطوط ۲۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو جماعتوں کو بھیجے گئے تھے۔ کہ ایک ہفتہ تک اطلاع بھیجیں۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اگر کسی جماعت کو میرا خط نہ ملا ہو۔ تو اخبار میں اس درخواست کے لحاظ پر مندرجہ بالا اطلاع سے جلد ممنون فرمائیں۔ سب سیکرٹری صاحبان مال اپنے مکمل پتوں سے بھی مطلع فرمائیں۔

خاکسار شمس الدین سیکرٹری مال پراونشل انجمن احمدیہ - ریکارڈ کیپر دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر [illegible]

مبلغ جاپان کے لئے درخواست دعا

مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری مجاہد جاپان اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔

۵ جولائی کو کوبے میں تین دن کی متواتر بارش کی وجہ سے بہت بڑا سیلاب آیا ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔ اور لکھوکھا روپیہ کا نقصان ہوا۔ میرا مکان چونکہ اوپر کی منزل پر ہے اس لئے محفوظ رہا سیلاب سے قبل جب پانی زور سے آنا شروع ہوا۔ تو تمام لوگوں کو اطلاع کر دی گئی۔ کہ سنبھل جاؤ۔ خاکسار اس وقت سڑک صاف کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اور ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ مگر ۹ بجے کے قریب مکان گرنے شروع ہو گئے۔ اور پانی گھٹنوں سے اوپر ہو گیا۔ لوگ گھروں سے نکل نکل کر جان بچانے لگے۔ میرے پڑوس میں ایک عورت ہے۔ جس کے گھر میں بہت زیادہ پانی آگیا۔ اور نکل نہ سکی۔ میں سڑک کی دوسری جانب تھا۔ اسکو نکالنے کے لئے گیا۔ تو خود رو میں بہہ گیا۔ قریباً پندرہ گز پر جا کر سنبھل سکا۔ پھر دوبارہ کوشش کی اور اسکو نکال لایا۔ مگر میرا بایاں پہلو سارا زخمی ہو گیا۔ بازو ہاتھ اور ٹانگ پر شدید ضربیں آئیں۔ دو تین گھنٹے کے لئے ایک پاس کے محفوظ مکان میں چلا گیا۔ شام کو چھ بجے جب واپس ہوا تو مکان میں داخل ہونے کا راستہ نہ تھا۔ نصف دروازہ کیچڑ سے دبا ہوا تھا۔ میرا جاپانی کا استاد جو دو دن پہلے میرے پاس آگیا تھا۔ اس نے دروازہ کا شیشہ توڑا اور ہم داخل ہو گئے۔ دو راتیں بہت تکلیف سے گزریں جسم سوج گیا۔ اور بخار ہو گیا۔ لیکن گھبراہٹ نہیں تھی۔ بلکہ ایک قسم کی تسلی اور اطمینان تھا گھر میں روشنی پانی اور پکانے کی گیس وغیرہ سب بند تھے۔ میرے استاد نے خدا اسکو جزائے خیر دے بہت خدمت کی۔ بازار سے کھانا پانی موم بتیاں اور ڈاکٹر سے دوائیوں وغیرہ کا پورا انتظام کیا۔ اور ایک ہفتہ تک بالکل بستر پر رہا۔ کل سے ڈاکٹر کے ہاں جا کر پٹی کروا آتا ہوں۔ بازو اور ہاتھ کے زخم قریباً اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر ٹانگ کے زخم ابھی باقی ہیں۔ ڈاکٹر کہتا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ اور لگے گا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد شفا دے

احباب سے التجا ہے کہ اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

دُنیا میں علوم وفنون کا دروازہ اسلام نے کھولا ہے

(۱)

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کسی قوم کے تنزل کے ساتھ ہی اس کے شاندار ماضی اور زرّین عہدِ گزشتہ پر بھی گمنامی کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج دُنیا میں علوم وفنون کو جو ترقیات حاصل ہو رہی ہیں۔ ان کا سہرا بلا شرکت غیرے یورپ کے سر باندھا جا رہا ہے حتےٰ کہ مسلم نوجوان۔ اور تعلیم یافتہ نوجوان اپنے ماضی سے آگاہ نہ ہونے کے باعث دُنیا کی علمی ترقیات کو یورپ کی ذہنی کاوش۔ اور جدت پسندی کا مرہون سمجھ رہے ہیں۔ اور یورپ کے اس تفوق وفضیلت سے ان کے دل ودماغ اس قدر مرعوب ہو چکے ہیں کہ وُہ بلا سوچے سمجھے۔ اور آنکھیں بند کر کے مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ اور غیر محسوس طور پر مادیت اور الحاد کا شکار ہوتے جا رہے ہیں :۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ایسی تاریخی حقیقت جس سے انکار محال ہے۔ کہ دُنیا میں سائنس۔ علوم وفنون۔ اور تہذیب وتمدن کی بنیاد اسلام نے رکھی ہے اس کے لئے دلائل کی تلاش میں کہیں دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ اسلام سے قبل دُنیا کا بیشتر واکثر حصہ قدرت کے عناصر کا پجاری تھا۔ مختلف عناصر کے تمثیلی بُت بنا کر ان کی پوجا کی جاتی تھی اُنہی خطرات سے محفوظ رہنے اور مرادوں کے بر آنے کی توقع رکھی جاتی تھی۔ سُورج۔ چاند۔ ستارے۔ ہوا۔ پانی۔ شجر وحجر حتےٰ کہ حیوانات کی پرستش کی جاتی تھی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس ذہنیت کے ہوتے ہُوئے بھلا قدرت کی باریکیوں پر غور کرنے۔ اور اسرارِ عالم سے آگاہ ہونے کی طرف انسانی توجہ کہاں ہی کیسے سکتی تھی۔ جس دماغ میں یہ بات بیٹھی ہو۔ کہ یہ چیزیں معبُود ہیں اور مجھ سے بالا وبرتر ہیں۔ وُہ ان کی ماہیت معلوم کرنے۔ اور ان کے رموز واسرارِ نہانی کا پتہ لگانے اور ان کو اپنا خادم سمجھنے کا خیال بھی اپنے دل میں کیونکر لا سکتا ہے۔ ہندوؤں میں سوائے ایک مخصُوص طبقہ کے کِسی کو کسی قسم کے علم کی طرف توجہ کرنے کی ہی اجازت نہ تھی۔ چہ جائیکہ ان کے ذریعہ دُنیا میں کسی علمی ترقی کی توقع کی جا سکتی۔

یہ تو ہندوستان کا حال تھا۔

ہندوستان سے باہر یعنی یورپ میں مذہب اور سائنس کو ایک دوسرے سے متضاد خیال کیا جاتا تھا۔ اور اس وقت جو خیالات مذہب کی طرف منسُوب ہوتے تھے۔ ان کے خلاف لب کشائی کی جُرأت کرنے والا انتہائی سزا کا مستحق سمجھا جاتا تھا تاریخ کے صفحات ان بہیمانہ اور وحشیانہ سزاؤں کی تفاصیل سے بھرے پڑے ہیں۔ جو ایسے جرائم پر دی جاتی تھیں۔ ویننی کی زبان گدی سے کھینچ دی گئی۔ اور اسے اس لئے زندہ جلا دیا گیا۔ کہ وُہ عام مروج عقیدہ کے خلاف تھیوری آف ایوولیوشن کا قائل تھا۔ ایک عورت Hypatia کو اس وجہ سے جان سے مار دیا گیا۔ کہ وُہ بعض نئی تحقیقاتوں کی جُرأت کر رہی تھی۔

کوپرنیکس نامی ایک محقق نے جب اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ آسمان نہیں بلکہ زمین گردش کرتی ہے۔ تو مارٹن لوتھر نے جو اس زمانہ کا بہت بڑا آزاد خیال سمجھا جاتا ہے۔ اس کی مذمت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ اسے نہایت تکلیف کی موت مرنا پڑا۔

ایک شخص برونو نے ایک نئی تھیوری پیش کی جسے Copernican Theory کہا جاتا ہے۔ اور جو زمین کی گردش سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ اسے گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا۔ پھر اسے آگ پر ڈالا گیا جس پر اس نے ایک عرصہ میں آہستہ آہستہ جل کر جان دی۔

اسی طرح ایک اور شخص گیلیلو بھی اسی تھیوری کا حامی تھا۔ جسے کال کوٹھڑی میں بند کر کے انتہائی اذیت پہونچائی گئی۔ اور آخر جلا وطن کر دیا گیا۔ گویا اس طرح تمام وُہ لوگ جو سائنس کی ترقی میں کوئی امداد کرنے کی جُرأت کرتے۔ یا اسرارِ قدرت میں سے کِسی کے چہرہ سے نقاب کشائی کی طرف مائل ہوتے۔ عیسائیت کے تعصب کا بہت بُری طرح شکار ہو جاتے :۔

ان امثلہ سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام سے قبل سائنس اور علوم وفنون کی ترقی کی رفتار کیا تھی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان یورپ میں داخل نہیں ہُوئے۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ سپین اور دوسرے ممالک بالکل جہالت اور تاریکی کی زندگی بسر کرتے رہے :۔

سب سے پہلے اسلام نے دُنیا میں آکر اپنے ماننے والوں کو بتایا۔ کہ و سخر لکم اللیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رات اور دن۔ اور سُورج اور چاند اور ستارے مسخر کئے ہیں۔ اور اس میں غور کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں۔ اس طرح یہ بتا کر کہ زمینی چیزیں تو الگ رہیں۔ آسمانی انتظامات بھی انسان کے خدمت گزار ہیں۔ اور اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس طرف متوجہ کیا۔ کہ وُہ اس کی ماہیت پر غور کرے۔ اور انہیں اپنا خادم اور خدمتگار سمجھ کر ان کے اسرار معلوم کرنے کی کوشش کرے :۔

پھر فرمایا ہے۔ ان فی خلق السمٰوات والارض۔ واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض۔ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً۔ سبحانک فقنا عذاب النار۔ یعنی زمین وآسمان کی پیدائش اور شب وروز کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے۔ اور اپنی کروٹوں کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں۔ اور زمین وآسمان کی پیدائش پر غور وفکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب تونے ان چیزوں کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا :۔

اس آیت میں انسانی دماغ کو اس طرف مائل کیا۔ کہ قدرت کے ان اسرار کو حل کرے۔ اور ان پر غور وفکر کر کے ان سے حقیقی فوائد حاصل کر سکے۔ گویا اسلام نے نہ صرف یہ کہ ان تحقیقاتوں سے روکا نہیں۔ جن کا دروازہ عیسائیت اور ہندو ازم نے بند کر رکھا تھا۔ بلکہ انسانی دماغ کو خود اس طرف متوجہ کیا اور مومن بندوں کے لئے ان باتوں پر غور وفکر کرنا ضروری قرار دیا۔ اور قرآن کریم کے یہی احکام ہیں۔ جن پر دُنیا میں علوم وفنون اور سائنس کے انکشافات اور تحقیقاتوں کی بنیاد رکھی :۔

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی خواہش بھی ایک نیکی ہے

رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

بائبل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کنعان میں ایک قبرستان بنایا تھا۔ وہ اور ان کے بیٹے وہیں دفن ہوئے۔ اور جب یعقوب نبی کی مصر میں وفات ہوئی۔ تو انہوں نے وصیت کی۔ کہ مجھے اپنے باپ دادوں کے قبرستان میں دفن کریو۔ چنانچہ ان کی لاش مصر سے کنعان پہونچائی گئی۔ اور جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں فوت ہونے لگے۔ تو انہوں نے بھی وصیت کی اور بطور پیشگوئی فرمایا۔ کہ یقیناً خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر وطن کنعان میں پہونچائے گا۔ اس وقت میری ہڈیاں بھی یہاں سے لے جائیو۔

غرض یہ سنت انبیاء ہے۔ کہ وہ کہیں بھی وفات پائیں۔ ان کی دلی خواہش یہی رہی۔ کہ انہیں پہلے انبیاء اور نیک لوگوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اسی طرح ابراہیمی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی الہام الٰہی کے ماتحت ایک زمین کا ٹکڑا اپنے اور اپنی جماعت کے مخلصین کے واسطے الگ کیا۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اس میں سوائے بہشتی لوگوں کے اور کسی کو دفن ہونے کی توفیق نہ ہو۔ بہشتی مقبرہ کا نام بھی الہامی نام ہے۔ اور اس مقبرہ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھاری بشارتیں عطا کی ہیں۔ اور اس کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنے ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں ملا۔ اور اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ لیکن اپنی آخری آرام گاہ کے واسطے ایک پاک جماعت کے قرب کی خواہش اور اس امر کے واسطے کوشش بجائے خود ایک نیکی ہے۔ اور پھر تبلیغ حق کے واسطے اپنے مال اور ترکہ کی وصیت کرنا ایک دوسری نیکی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ایک شخص اپنی خاکساری اور عاجزی کے لحاظ سے اپنے آپ کو بہت گنہگار خیال کرتا ہے۔ لیکن ایمان درمیان خوف اور امید کے ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے۔ وہاں اس کے فضلوں کا بھی انسان امیدوار رہتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ ایک شخص دوسروں کی نگاہ میں ایسا گنہگار ہو۔ کہ وہ بہشت میں داخل کیا جانے کے لائق ہی نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی بخششوں کے راہ نرالے ہیں۔ اور وہ نکتہ نواز ہے۔ کیا معلوم اللہ تعالےٰ کو اس کی کونسی ادا پسند آ گئی۔ جو خدا نے اسے اہل جنت میں داخل کر دیا۔ اور کیا تعجب ہے کہ خود اس مقبرہ میں دفن ہونیکی خواہش اور اس کے واسطے سعی اور تبلیغی کاموں کے واسطے اپنا مال دے دینا خود یہی نیکیاں اللہ تعالےٰ کے حضور میں قبول ہو کر ایک مومن کے واسطے گناہوں کا کفارہ اور اسکی بخشش کا موجب ہو جائیں اور اسے بہر حال بہشتی بنا دیں۔ واللہ غفور الرحیم وھو ارحم الراحمین

پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے دل عزم کے ساتھ ۲۴ ۲۴ اپنے تئیں اس قابل بنائیں۔ کہ وہ بعد وفات مقبرہ بہشتی میں دفن کئے جائیں۔ اور اس غرض کے واسطے اپنی حالت صحت میں وصیت کریں۔ اور موصی ہو کر وصیت کا چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو حصہ وصیت بھی اپنی زندگی میں ہی دینی خدمات کے واسطے انجمن کے سپرد کر دیں۔ کیونکہ بعد کی کیا خبر ہے۔ کہ انکے ورثا ان کی وصیت کے ساتھ کیا سلوک کریں۔

حلقہ قادیان کی تبلیغی رپورٹ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی نئی بارش

از جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

حلقہ قادیان کی تبلیغی رپورٹ مندرجہ الفضل مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اس حلقہ کے کارکنوں کے ذریعہ سے ۱۲ مئی تک ۷۱ آدمی بیعت کر چکے ہیں۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ کام قریباً ایک ماہ التوا میں رہا۔ اب پھر یہ کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع جولائی سے جاری ہے۔ اور اس عرصہ ۴۷ افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس تعداد میں بعض خواندہ اور بااثر لوگ بھی شامل ہیں۔ جن میں ایک مسجد کے امام اور دو آسودہ حال انٹرنس پاس نوجوان بھی شامل ہیں۔ اور بعض گاؤں کے دوکاندار اور نمبردار بھی شامل ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد باشندگان قادیان کی بھی ہے۔

اس رپورٹ کی اشاعت سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ محض للہ قادیان کی پبلک تبلیغ کی طرف توجہ کرے۔ قریباً یقیناً اگر قادیان کے احمدی اپنے ہمسایہ غیر احمدی احباب سے احسان کا سلوک کریں۔ اور اپنے تمام معاملات میں ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں اور ساتھ ہی ساتھ تبلیغ بھی کرتے رہیں تو قادیان کا بلدہ طیبہ حضرت مہدی علیہ السلام کے انکار کی لعنت سے کلی طور پر پاک کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت احمدیت کے قبول کرنے کے لئے نیک دلوں میں ایک زبردست تحریک پائی جاتی ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر تبلیغ کے لئے انتہائی جدوجہد لازمی ہے۔ اور جیسا کہ دعا کی قبولیت کے لئے بعض مبارک اوقات مقرر ہیں۔ اسی طرح طبائع انسانی کا میلان بھی وقتی ہوتا ہے۔ اگر احباب نے اس وقت کوتاہی کی۔ تو خدشہ ہے پھر کئی سال کی تاخیر ہو جائے۔ اور پھر کسی دوست کو اس نیک کام میں شامل ہونے کی توفیق میسر آئے یا نہ آئے

سال دیگر را کہ میداند حساب
تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مجھے متعدد بار تاکید فرمائی ہے۔ کہ اس موقعہ کو غنیمت جان کر اس سے انتہائی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے اس عرصہ تبلیغ میں دو احباب نے مستقل طور پر بعض دیہات میں قیام اختیار کیا ہے۔ اور دو احباب مولوی دل محمد صاحب مبلغ اور چودہری نبی بخش صاحب زیر ہدایت مختلف دیہات کا دورہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

میں نے بھی پانچ دفعہ مختلف دیہات کا دورہ کیا ہے۔ نیز اس عرصہ میں چار دفعہ مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ دورہ میں میرے ساتھ شامل رہے۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں ۴ جلسے اور دو مناظرے ہوئے ہیں۔ جنکا اثر مجموعی طور پر نہایت نیک ہی...

ہندو رئیس اعظم کا حقانی کشف

اللہ تعالےٰ کی طرف سے مخالفوں کو جواب

قدرت الٰہی کا نشان

"الفضل" (۲۷- جولائی) میں جناب لالہ کلیان داس صاحب رئیس ملتان کا مفصل بیان اور مکتوب شائع ہؤا ہے۔ یہ واقعہ اپنے اندر کئی وجوہ سے ندرت رکھتا ہے اس پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ایک نشان ہے۔ اور اس میں دیدۂ عبرت کے لئے بہت سامان موجود ہے۔ ہزارہا احمدیوں کو سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق رؤیا ہوئے۔ اور ہوتے رہتے ہیں۔ اور بہت سے سعادت مند انسان تو ایسے ہیں۔ کہ خواب ہی ان کی ہدایت کا موجب ہؤا ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک بلکہ جملہ مذاہب کے نزدیک سچا خواب یا کشف اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جو تمام سچائیوں کا منبع ہے۔ اس لئے ہم ان تمام خوابوں کو صداقتِ احمدیت پر دلیل سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آج سے پیشتر بھی بعض غیر مسلموں کو خواب آ چکے ہیں۔ لیکن جناب لالہ کلیان داس صاحب کا واقعہ بہت عجیب واقعہ ہے۔ اور اس کا ان دنوں میں ظہور اور بھی عجیب ہے۔

لالہ کلیان داس صاحب کا کشف

جناب لالہ صاحب موصوف کو ان کی ہدایت۔ اور دوسرے بہت سے سعید لوگوں کی راہ نمائی کے لئے یہ کشف دکھایا گیا۔ کہ ان کے سامنے حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اپنے مزار پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ اس ماجرا پر قریباً چار برس گزر گئے۔ اور لالہ صاحب موصوف اس پاکیزہ شکل۔ اور اس غیر معمولی نظارہ کے اجلے نقوش اپنے دل پر لئے پھرتے تھے۔ کہ ۳۰- مئی ۱۹۳۸ء کو انہیں اس نظارہ کا مصداق نظر آیا۔ اور وہ اس بات کے اظہار پر مجبور ہو گئے۔ کہ یہ تو وُہی انسان ہے۔ جو مجھے مزار سلمان فارسی رضؓ پر دکھائی دیا تھا۔ وُہ بے ساختہ بول اُٹھے۔ اور ان کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ مخالف خیالات نے چاہا کہ لالہ صاحب کو اپنی طرف متوجہ کریں اور انہیں اس حقیقت کے اظہار سے روک دیں۔ مگر آخر وُہ خیالات شکست کھا گئے۔ اور لالہ صاحب نے اپنی عقیدت کے پھُول ہمارے آقا کے حضُور پیش کر دیئے۔ اور یہ خدائے ذوالعجائب کا ایک نشان ہے:-

یہ واقعہ تکلف یا سازش کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لالہ صاحب کا عراق میں مزاروں کی زیارت کے لیے جانا اور مخلصانہ طور پر جانا ان کا اپنا فعل ہے دیگر قبور کے علاوہ صرف ضریح حضرت سلمان فارسی رضؓ پر یہ غیر معمولی اثر انداز ہونے والا نظارہ دکھایا جانا محض قدرتِ الٰہی ہے۔ پھر اس کشف کا قریباً چار برس تک تشنۂ تعبیر رہنا انسانی منصوبہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ماہِ مئی میں سفرِ سندھ پیش آنا۔ اور لالہ صاحب موصوف کا آپ کی خبر سُنکر کسی احمدی دوست کی شکایت کی غرض سے حضور سے ملنے کے لئے آنا بھی سوچی ہوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اب جبکہ جناب لالہ صاحب کو گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ مجھے حضرت سلمان فارسیؓ کے مزار والا پُر کیف واقعہ حقیقی صُورت میں نظر آ سکتا ہے۔ ان کا اسے دیکھنا اور اس پُر نور وجُود کی زیارت سے بہرہ اندوز ہو کر اس سچی شہادت کو ادا کرنا یقیناً خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہے۔ اس واقعہ کی ہر جزو اللہ تعالےٰ کے باریک در باریک تصرف پر گواہ ہے:-

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طہارت کی شاندار شہادت

اللہ تعالےٰ خوب جانتا تھا۔ کہ سال بھر سے بعض شخصوں نے ہمارے مطاع خلیفۂ برحق اور خدا کے "محمود" پر ناپاک اتہامات لگا کر اسے اور اس کے محبین کو بے حد اذیت پہونچائی ہے۔ ان کے دلوں پر وہ زخم لگائے ہیں۔ جنہیں صرف اللہ تعالےٰ کا فضل ہی مندمل کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جسے خدا نے عرش پر سے "محمود" قرار دیا ہے۔ وُہ (معاذ اللہ) محمود نہیں ہے بلکہ اس میں عیوب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل ہندو تھا۔ اور دُوسرا ملتان کا باشندہ۔ اللہ تعالےٰ کا پیارا بندہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ امسال سندھ میں تھا۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے متعدد مخلص افراد مشیت الٰہی کے مطابق اس جہان سے رحلت کر گئے۔ ماہ مئی اپنے اندر ہر احمدی کو تڑپا دینے والی یاد رکھتا ہے۔ ہاں خدا کے فرستادہ حضرت احمدؑ علیہ السلام اسی مہینہ میں اپنے لگائے ہُوئے پَودوں کو دُوسرے باغبان کے سُپرد کر کے دُنیا سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت احمدیہ اس صدمہ کو بھول نہیں سکتی۔ ۱۹۳۸ء کی مئی میں اس المناک یاد کے علاوہ اور بھی مزید سامان رنج و دلفگاری پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سندھ ہی سے یادِ رفتگاں کے طور پر جو مقالہ "کل من علیہا فان" کے عنوان سے رقم فرمایا۔ اس میں لکھا ہے:-

"یُوں تو مئی کا مہینہ ہمارے لئے ہمیشہ ہی ایک بڑے رنج و غم کی یاد کو تازہ کر دیتا ہے۔ لیکن اس سال کی مئی میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں غم پر مشتمل تازہ واقعات کا بھی ایک اجتماع ہو گیا ہے۔" (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء)

ان تمام حالات کی صورت میں آپ خود تصوّر فرمائیں۔ کہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کس قدر رنجیدہ۔ اور غمگین دل کے ساتھ مئی کی آخری تاریخ کو سندھ سے کراچی میل پر واپسی کے لئے سفر کر رہے ہونگے۔ بے شک خدا کا پیارا بندہ صبر و شکر کے ساتھ خدا کی تقدیر پر راضی تھا۔ اور ہے۔ مگر کیا یہ سچ نہیں۔ کہ افترا پردازوں کے مظالم کے باعث روئے زمین پر آج ہمارے آقا سا کوئی مظلوم نہیں؟ میری رُوح تو ان مظالم کے تصوّر سے کانپ جاتی ہے۔ بہر حال ۳۰- مئی کو "مظلوم محمود" حزین و دلفگار مراجعت فرمائے دارالامان ہو رہا تھا۔ راستہ میں ملتان بھی پڑتا تھا۔ جس کا ایک شخص اپنے ناروا طریق کار کے باعث ایک بُری یاد پیدا کر گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے۔ جو ہندوؤں میں سے مسلمان ہُوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان پر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جگر گوشہ کی اس انتہائی مظلومیت۔ اور اس کے دردمند دل کو دیکھا۔ تب اُس نے اس کے زخم پر پھایا رکھنے اور اپنی بے انتہا قدرتوں کا ثبوت دینے کے لئے ملتان کے ہندو رئیس اعظم کو ہی منتخب کیا۔ اور پیشتر اس کے کہ ملتان کا اسٹیشن آئے۔ خدا کے فرشتوں نے جناب لالہ کلیان داس صاحب کو چلتی گاڑی میں اللہ تعالےٰ کے پیارے بندے کے چرنوں میں لا ڈالا۔ اور اس سے شہادت دلوائی۔ کہ اے جماعتِ احمدیہ کے محبوب آقا۔ تو نے الواقعہ رجل فارسی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا جانشین اور اس کا ساتھی ہے۔ اور تو بلاشبہ سلمان فارسی رضؓ کا پَرتو ہے۔

غلط کار ہیں جو کہتے ہیں کہ تو حسین پاک کا محسن واحسان میں نظیر نہیں۔ تجھے سلمان فارسی سے کوئی نسبت نہیں۔ تو تو ہو بہو وہی ہے۔ غمگین نہ ہو کہ ملتان کا ایک دوکاندار یا کوئی نومسلم ہندو تیرے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے۔ خدا کے فرشتے ملتان کے ایک رئیس اعظم کو جو ہنوز ہندو ہے۔ تیری پاکیزگی اور طہارت کی گواہی دینے کے لئے تیرے پاس لائے ہیں۔

یقیناً یہ واقعہ ایماندار اور خشیت خدا رکھنے والوں کے لئے ایمان افزا ہے۔ اور ان دنوں میں اس کا ظہور خدائے پاک کی بہت بڑی قدرت کا نشان ہے۔ میرا دل محسوس کرتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ اس لئے ہوا تا اللہ تعالےٰ ماہ مئی کے خاتمہ سے پیشتر اپنے مظلوم بندہ کی دلداری کرے۔ اور ایماندار ول کو نشان دکھائے۔ معاند اور ظالم مخالف جماعت احمدیہ کے خوابوں۔ جماعت احمدیہ کے رویار اور الہامات کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ اور خود اس نعمت سے محروم ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ایک ہندو رئیس اعظم کی سچی اور بے لاگ گواہی کو گوش ہوش سے سنیں۔ ع

زہندو شنو گر زمن نشنوی

ایک معزز ہندو کی شہادت اور مصلحت الٰہی

مندرجہ بالا بیان کے مطابق ضروری تھا۔ کہ یہ شہادت ملتان کے ایک ہندو کے مونہہ سے ہی ادا کرائی جاتی حالات کا یہی تقاضا تھا۔ اور یوں بھی غیر مسلم کو کشف یا رویار ہونے میں کوئی روک نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ہر طالب حق کی راہنمائی کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ حق کی تائید کے لئے بعض غیر مسلموں کا خواب دیکھنا قرآنمجید اور احادیث سے بھی ثابت ہے قرآنی آیت لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا کے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ھی الرویاء الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ۔ کہ اس سے مراد رویار صالحہ ہے۔ جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کی خاطر کسی اور کو دکھائی جاتی ہے۔ (ترمذی ابواب الرویاء) لفظ تُریٰ لہٗ عام ہے۔ جس میں غیر مسلموں کی خوابیں بھی شامل ہیں۔

حدیث کی ایک روایت کی تصدیق

پھر جناب لالہ صاحب کا یہ کشف حدیث صحیح کی دوسری روایت کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آخری زمانہ میں جب ایمان ثریا پر ہوگا۔ تو اسے لانے والے رجال من ابناء فارس ہوں گے۔ ایک روایت میں رجل آیا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں۔ اور دوسری روایت میں رجال آیا ہے۔ یعنی بہت سے فارسی الاصل مرد۔ اس سے حضرت مسیح موعود اور آپ کی ذریت طیبہ مراد ہے۔ جن میں سے سب سے اول حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ اسی طرف الہام خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس بھی اشارہ کرتا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے" (تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

پس جناب لالہ صاحب کا کشف بالکل صحیح اور حقانی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے گندے اتہامات لگانے والے دشمنوں کا بھی جواب دیا ہے چاہیئے کہ خوف خدا رکھنے والے انسان ۔۔

چند سوالات کے جواب میں غیر احمدی علماء کی ناکامی

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفونِ یثرب را نہ دادند ایں فضیلت را

اخبار "الفضل" مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء میں وزیر آباد کے ایک غیر احمدی ملک محمد حسین صاحب نے حیات عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بعض استفسارات شائع کرائے تھے۔ جن میں علماء ہند کو عموماً اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اہلحدیث کو خصوصاً مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اگر ان استفسارات کا جواب مجھے نہ دیا گیا۔ تو کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں کوئی روک نہ ہوگی"۔

اس مضمون پر ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن غیر احمدی علماء کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا گیا۔ جس پر اخبار الفضل ۲۴ جون میں دوبارہ انہوں نے اپنے سوالات کو دوہرایا۔ اور اتنے لمبے عرصہ میں اپنے علماء کی طرف سے خاموشی پر اظہار تعجب کرتے ہوئے لکھا۔ کہ کمترین نے یہ سوالات برائے تحقیق نہایت نیک نیتی سے شائع کرائے تھے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آج ایک ماہ سے زیادہ گزر رہا ہے۔ کمترین کے سوالات کے جواب کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی گئی۔ اس پر ۱۵ جولائی کے اخبار اہلحدیث میں ایک اخبار صاحب نے غیر متعلق باتیں شائع کرائی ہیں۔

سب سے اول مضمون نگار نے یہ شکوہ کیا ہے کہ ملک محمد حسین صاحب نے اخبار الفضل میں کیوں اپنے سوالات شائع کرائے۔ اور انہوں نے صداقت کی تلاش کی کوشش ہی کیوں کی۔ چنانچہ لکھا ہے "آپ اہلحدیث ہونے کے مدعی ہیں لیکن آپ نے اپنے شبہات کو بجائے علمائے اسلام سے بالمشافہ (وہی علماء جو انکے سوالات پر توجہ ہی نہیں کرتے) یا بلاواسطہ بذریعہ خط وکتابت حل کرنیکے انہیں مخالفین کے اخبار میں شائع کرکے اپنے اور اہل اسلام کے درمیان مباحثہ کی بنیاد ڈالی ہے کیا اہل حدیثی اسی کا نام ہے"۔

اسکے بعد ملک صاحب کے یہ لکھنے پر کہ اگر جواب نہ آیا تو کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں کوئی روک نہ ہوگی" بہت سٹ پٹائے ہیں۔ اور ایک رنگ میں انہیں یہ مشورہ دیا ہے کہ وفات عیسےٰ علیہ السلام مان کر وہ احمدی نہ ہوں بلکہ آریہ یا یہودی یا نیچری اور چکڑالوی ہو جائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اے جناب کیا حیات مسیح کے ہر منکر کے لئے احمدی ہونا لازم ہے۔ پھر تو یہود نامسعود۔ آریہ ہندو سکھ وغیرہ سب کے سب احمدیت کی رونق ہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب حیات مسیح کے منکر ہیں۔ مخالفین اسلام کو جانے دیجئے۔ مسلمانوں میں کئی گروہ نیچری۔ چکڑالوی وغیرہ وفات مسیح کے قائل ہیں کیا یہ سب مرزائی ہیں"

ملک صاحب نے پہلا سوال یہ پیش کیا تھا کہ "تمہاری کتب التفسیر میں یہ حدیث آتی ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کریں گے۔ کہ یا اللہ میں جب تک زندہ رہا صحابہ کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو پھر مجھے انکے حالات کا کچھ علم نہیں تو خود انکا نگہبان تھا۔ یہی بات پارہ ۷ میں فلما توفیتنی تا آخر آیت میں بیان کی گئی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن خدا تعالےٰ کو وہی جواب دونگا۔ جو خدا تعالےٰ کے ایک نیک بندے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے دیا ہے کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کیا اس حدیث سے صراحتاً معلوم نہیں ہوتا کہ توفی کے معنے موت کے ہیں۔ اور یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں۔ اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں۔ تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے"

اس معقول سوال کا جواب بجائے اس کے کہ قرآن مجید یا احادیث سے دیا جاتا۔ اور سوال پوچھنے والے صاحب کی تسلی کرائی جاتی۔ اپنی ناکامی کو چھپانے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر رکیک حملے شروع کر دئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"مکرم من تدبر سے کام لیجئے فرض کیا کہ حضرت مسیح وفات پا گئے۔ کیا اس سے کوئی ایسا شخص مسیح کہلانے کا حقدار ہو جائے گا جس کی تمام متحدیانہ پیشگوئیاں سراسر کذب و افتراء ثابت ہوں۔ جس کے تمام اصول دقع الوقتی اور خود غرضی پر مبنی ہوں۔ جس کی تحریرات میں صدہا خلاف واقعہ امور ہزارہا بدیہی اختلاف عوام سے لے کر انبیاء کرام بلکہ خود خالق الانس وجان تک کی ذات ستودہ صفات اس کے زور قلم سے نہ چھوٹی ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود اس کی صحت جسمانی بھی مراق۔ ہسٹریا۔ دردگردہ۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا۔ سل و دق جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو"

"مرزائیوں کی عادت ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کو زیر مواخذہ پا کر قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی عدو مبین آپ کے اردگرد بھی ہو۔ جو مذکورہ آیت شریف میں تحریف کی کوشش کرے"

ناظرین انصاف فرمائیں۔ اور مضمون نگار کے ہی تحریر کردہ مصرعہ کو پڑھیں۔ کہ

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

کیا یہ سوال کرنے والے کے سوال کا جواب ہے۔ یا خواہ نخواہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ افسوس صد افسوس اس چودہویں صدی کے علماء کہلانے والوں کا یہ سرمایہ علمی ہے۔ کہ جب معقولیت کے رنگ میں ان کے سامنے کوئی سوال قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں رکھا جائے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے برگزیدوں کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ آگ بھبوکا ہو کر لایعنی اور بے تعلق باتوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ کف ان کے منہ میں آجاتی ہے۔ اور ان کو یہ بھی خبر نہیں رہتی۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور احادیث کے خلاف کر رہے ہیں۔ ان کا شیوہ اور طریق بالکل وہی ہوتا ہے۔ جو انبیاء سابقین کے معاندین کا تھا۔ کہ خواہ مخواہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ انك لمجنون کہ تو تو پاگل ہے

سورہ مائدہ کی آیت زیر بحث

واذقال اللہ یاعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس الآیۃ میں صاف مذکور ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے دریافت کرے گا۔ کہ کیا شرک پرستی کی تعلیم تو نے دی تھی اس کی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نفی کرینگے۔ اور کہیں گے۔ کہ اے رب میرے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ تیری تعلیم کے سوا کچھ اور ان سے کہتا۔ اور میں تو ان کو تیری عبادت کا ہی سبق پڑھاتا رہا۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک ان کی نگرانی کرتا رہا۔ ہاں جب میری توفی ہو گئی تو پھر میری نگرانی نہیں رہی۔ بلکہ اس وقت تو ہی ان کا نگران تھا۔

بخاری کتاب التفسیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ جب میرے کچھ ساتھی پکڑ کر بائیں طرف یعنی دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ انك لاتدری ما احدثوا بعدك کہ تجھے معلوم نہیں ان لوگوں نے تیرے بعد کیا کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس وقت میں وہی جواب دوں گا۔ جو ایسے موقعہ پر عیسیٰ بن مریم نے دیا۔ کہ وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ کہ جب تک میں ان میں رہا۔ ان کا نگران تھا۔ لیکن جب تو نے اے خدا میری توفی کر لی۔ تو پھر تو ہی نگران تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو سوال و جواب ان کی قوم کے متعلق ہوتا ہے وہی سوال و جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے۔ اور اس میں جب آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انك لاتدری ما احدثوا بعدك۔ کہ تجھے علم نہیں۔ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا۔ اور اس علم کے ہونے کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ جب تک میں ان میں تھا۔ تو میں نگران تھا۔ میرے بعد تو ہی نگراں تھا۔ مجھے علم نہیں انہوں نے کیا کیا۔ مگر ذرا مضمون نگار کی صداقت اور دیانت دیکھئے۔ وہ خدا تعالےٰ کے اس قول کو کس دیدہ دلیری سے جھٹلانے پر آمادہ ہے۔ کہ لکھتا ہے:-

"مسیح کا یہ قول کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں یہ قرآن کے کون سے پارے حدیث کی کس کتاب میں درج ہے بخدائے لایزال یہ حضرت مسیح پر چٹا جھوٹ ہے"

اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ان لوگوں کے اخلاق ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ اب کبھی کسی مصلح کے آنے کی ضرورت نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر خدا تعالےٰ پر ہی افترا باندھنا

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

بخاری میں اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ انك لاتدری ما احدثوا بعدك تجھے اس بات کا علم نہیں کہ تیرے بعد اس قوم نے کیا کیا۔ مگر مضمون نگار صاحب کہتے ہیں کہ اس عدم علم کا ذکر بخدائے لایزل حضرت مسیح پر چٹا جھوٹ ہے"۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس کی شہادت خود دے رہا ہے

ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ سوال و جواب عالم برزخ میں ہو چکا ہے۔ اور دوسری جگہ یہ لکھتے ہیں کہ قیامت کو ہوگا۔ یہ تضاد ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک سوال کا عالم برزخ میں ہونا اور پھر اس کا قیامت کو امت کو ملزم قرار دینے کیلئے ہونا اسمیں کیا تضاد ہے۔ سوال عالم برزخ میں ہو یا قیامت کو بہر حال توفی کے بعد ہے تضاد تب ہوتا جب آپ یہ ثابت کرتے کہ ایک سوال زمانہ توفی سے پہلے کا ہے اور دوسرا بعد کا۔ عالم برزخ ہو یا قیامت ہو یہ سب وقت اور زمانے توفی کے بعد کے ہیں۔ اس لئے قطعاً تضاد نہیں۔

پھر لکھا ہے کہ "توفی کے معنے موت کے نہیں ہو سکتے۔ مرزائی توفی کے معنے ہجرت الی الکشمیر کر لیں۔ ہم بقرینہ رافعک الیّ رفع آسمانی مراد لیتے ہیں"۔ یہ وہ چیز ہے جسے ضد اور ہٹ دھرمی کہتے ہیں۔ کہ چونکہ "مرزائی" یہ معنی لیتے ہیں اس لئے ہم یہ لیں گے مگر میں بتائے دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ وہی معنی قبول کرتی ہے۔ جو سید الانبیاء حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کئے ہیں بخاری شریف کی حدیث اوپر درج کر دی گئی ہے۔ بعینہٖ وہی الفاظ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق استعمال فرماتے ہیں۔ فلمّا توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم

پس جو معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے ہوں گے وہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہونگے۔ یا جو معنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہونگے وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے کئے جائیں گے۔ مگر کتنا غضب ہے کہ جب فلما توفیتنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہنشاہ دوسرا کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے یہ سب علماء وفات اور موت کے کرتے ہیں۔ مگر جب وہی الفاظ حضرت مسیح ناصری کے متعلق استعمال ہوں تو ان کے معنے آسمان پر جانے کے کئے جاتے ہیں۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے یہ عداوت اور بغض کیوں۔ اس عناد اور عداوت کا کیا سبب خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفون یثرب را نداند ایں فضیلت را

مسئلہ بالکل صاف ہے کہ اس آیت کے جو معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اور جو بخاری شریف میں درج ہیں وہی درست ہیں۔ اور وہ معنی وفات کے ہیں۔ جس پر غیر احمدیوں کا بھی اتفاق ہے پھر توفی کا لفظ متعدد بار قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے کسی اور جگہ ہی بتلا دیں۔ کہ وہاں پر اس کے معنے آسمان پر جانے کے ہیں۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معنی کر دینے کے بعد کسی اور کا کیا حق ہے۔ کہ وہ ان میں تغیر و تبدل کرے۔ جب حضور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

ایک مخلص صحابی کا مخلصانہ مکتوب

مکرمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے قابل رشک اخلاص اور محبت حاصل ہے۔ اور جو دین کے لئے غیر معمولی جذبہ قربانی و ایثار رکھتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۳۱ر جولائی کو جو اخلاص نامہ چندہ تحریک جدید کے متعلق لکھا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر محترم بھائی جی نے باوجود مالی مشکلات کے ایثار کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ ہر احمدی کے لئے باعث رشک اور قابل تقلید ہے۔ آج کل بھائی صاحب محترم کی طبیعت علیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے مخلص وجود کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔

مذکورہ بالا مکتوب حسب ذیل ہے۔

میرے جان و مال اور عزت و آبرو سے پیارے آقا!!! حالت میری زار و نزار اور سینہ میرا حزین و فگار ہے۔ کہ عرصہ قریباً ڈیڑھ سال سے مسلسل بیمار اور بے کار چلا آ رہا ہوں نہ مال ہے کہ حضور کے قدموں پر نچھاور کردوں۔ نہ صحت ہے کہ دوڑ بھاگ کر کوئی جسمانی خدمت ہی بجا لاؤں۔ میرے آقا ان محرومیوں کے باعث میری حالت نزار اور سینہ فگار ہے

آج کا دن وہ آخری دن ہے کہ اس میں سعادت مند اور صاحب توفیق احباب حضور کی آواز پر لبیک کہنے اور تعمیل ارشاد عالی کرنے کی وجہ سے اللہ۔ اس کے رسول اور خلیفہ وقت کی خوشنودی کے ساتھ دہرے اجروں کے مستحق ٹھہرائے جائیں گے۔ مگر ایک میں ہوں قسمت کا مارا کہ خون دل کھانے کو گھر کی چار دیواری کے اندر بند پڑا تڑپتا ہوں۔ اور اس مالی جہاد اور جسمانی جہاد میں شمولیت سے محروم ہوں۔ موجودہ تکلیف کے مدنظر خوف ہے کہ جلسہ کی شرکت کے برکات سے بھی کہیں محروم نہ رہ جاؤں۔ آہ۔

میرے محسن آقا!! میرے ہاتھ میں سچ مچ کچھ نہیں سوائے مکان کی بقیہ اینٹوں کے) مگر میرا نور ایمان مجھے ملزم کرتا ہے۔ کہ تجھے جسمانی ضروریات کے لئے قرض دام مل جاتا ہے۔ تو کیوں روحانی موت سے بچنے کے لئے نہیں مل سکتا۔ اور واقعی یہ بالکل صحیح اور درست بات ہے۔ اور میں سلسلہ اور نظام سلسلہ کی تقدیم کے لئے قرض دام لینے میں کوئی توہین یا غیرت محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ اگر میسر آتے۔ تو میں عزت و سعادت و یقین کرتا ہوں۔ اور اپنا سبھی کچھ بھی اگر میں پیش کردوں تو بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ حق خدمت ادا نہ ہوگا۔ سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے۔

اے امیر المومنین خلیفہ وقت تیری شان بلند تک ہم دنیا کے کیڑوں کی رسائی نہیں۔ تو مظہر الحق والعلیٰ۔ کان اللہ نزل من السماء۔ اے فخر رسل قرب تو معلوم شد۔ دیر آمدہ از راہ دور آمدہ اور خود خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا۔ کہ دور حاضرہ میں لولاک لما خلقت الافلاک۔ تیری ہی شان کے لئے ہے۔ پس میرے آقا لبیک۔ لبیک یا امیر المومنین لبیک۔ لبیک یا خلیفۃ المسیح الثانی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

میرے آقا رقوم ذیل چندہ تحریک جدید سال چہارم میں قبول فرمائی جائیں

نام	رقم
مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت عراق	۱۰۰/-
امۃ الرحیم خانم اہلیہ مرزا برکت علی صاحب	۲۵/-
عزیزہ مہتہ عبد الرزاق قادیانی	۳۱/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرزاق صاحب قادیانی	۱۶/-
مہتہ عبد القادر صاحب	۱۸/-
بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مہتہ عبد القادر صاحب قادیانی	۲/-
والدہ بچگان اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن قادیانی	۲۶/-
حضور کا ادنیٰ ترین غلام عبد الرحمٰن قادیانی	۲۶/-

میزان -/۲۴۴ اس میں سے -/۵ پہلے ادا ہو چکے۔ باقی نقد -/۲۳۹ جن میں سے -/۶۹ مستورات کا چندہ لجنہ اماء اللہ قادیان میں دیا گیا ہے۔ مردوں کا چندہ -/۱۷۰ نقد حضور کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

غلام۔ عبد الرحمٰن قادیانی ۳۱ ۷/۳۸

اس پر حضور ایدہ اللہ نے اپنی قلم مبارک سے حسب ذیل رقم فرمایا۔

"مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو دور فرمائے اور ہر قسم کے غموں سے نجات دے۔ چندہ کے روپیہ -/۱۷۰ آج مل گئے۔ جزاکم اللہ۔ تفصیل دفتر میں بھجوا دیں۔ تو اچھا ہوگا۔ کیونکہ اسی خط پر رسید بھجوا رہا ہوں۔"

امتحاناتِ علومِ مشرقیہ

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے علوم مغربیہ کے امتحانات کا انعقاد خوشگوار موسم میں ہوتا ہے۔ اور ڈیٹ شیٹ کی اشاعت کے ہمراہ نتیجہ کی تاریخ مقررہ کا بھی اعلان کر دیا جاتا ہے۔ امیدواران امتحان سے فراغت پا کر معین تاریخ کا شوق سے انتظار کرتے ہیں۔ اور تاریخ مقررہ کو اپنی محنت کا پھل پا لیتے ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر علوم مشرقیہ کے امتحانات کا انعقاد عین موسم گرما میں ہوتا ہے۔ جب کہ امیدواران کا گرمی کی وجہ سے لہو پانی ایک ہو جاتا ہے۔ اور گرمی کے باعث ان کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ آخر خدا خدا کر کے امتحان سے نجات پاتے ہیں تو نتیجہ کی لامتناہی انتظار شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی کی طرف سے تاریخ معین نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سے امیدواران کو بے حد پریشانی رہتی ہے۔ علوم مشرقیہ کے امیدواران علوم مغربیہ کے امیدواران کے مقابل پر تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ مگر ان کے نتیجہ کی اشاعت کا وقت علوم مغربیہ کے نتیجہ کے مقابل پر دوگنا ہوتا ہے اور اس دفعہ تو سہ گنا ہو گیا ہے۔ امیدواران نتیجہ کی عدم اشاعت کی وجہ سے اپنے مستقبل کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اور ان کا وقت ضائع جاتا ہے۔ کیا پنجاب یونیورسٹی اس امر کی طرف اپنی توجہ مبذول کر کے آئندہ امیدواران علوم مشرقیہ کی حالت پر رحم کرے گی۔ کہ امتحانات خوشگوار موسم میں ہوں۔ نیز امتحان کے بعد نتیجہ کی اشاعت کی تاریخ معین کر دی جائے۔ اگر پنجاب یونیورسٹی ان امور کی طرف توجہ کرے گی۔ تو امیدواران علوم مشرقیہ پر اس کا ایک حد تک احسان ہوگا۔

احقر۔ شریف احمد "جامعہ" قادیان

تبدیلیٔ نام کی اطلاع

خان عبد المغنی خان صاحب امیر جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ان کے گاؤں کا نام کاغذات مال میں پہلے رام پور تھا جسے انہوں نے ۱۹۳۱ء میں احمدی پور کے نام میں تبدیل کیا۔ جو عام مشہور ہو گیا تھا۔ مگر اب گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے اس گاؤں کا نام محمود آباد منظور ہوا ہے

جماعت احمدیہ حسینا پر مخالفین کے مظالم کی پر درد داستان

ماہ مئی ۱۹۳۸ء میں بھاگلپور میں سالانہ جلسہ پراونشل انجمن صوبہ بہار کا منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مولوی بدیع الزمان صاحب جو ہمارے ہم وطن ہیں۔ اور عرصہ سے تحقیق حق میں مشغول تھے۔ انشراح صدر کے ساتھ سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے۔ اس خبر سے ساری بستی میں مخالفت کی لہر بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ اور مخالفین کے مرد عورتیں بچے احمدیوں کو ستانے اور طرح طرح کے ظلم ڈھانے کو باعث ثواب سمجھنے لگے۔ میں اس داستان کی تفصیل اگر مکمل لکھوں تو موجبِ طوالت ہو گی۔ اور چونکہ اس داستانِ ظلم کو شائع کرنے میں بہت دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے مختلف مقامات کے اصحاب کے تقاضہ کو مدنظر رکھتے ہوئے سارے واقعات کا خاکہ مختصراً عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ایک احمدی دوست کے مکان پر یوم النبی کا جلسہ کیا گیا۔ اختتام جلسہ کے بعد واپس آنے پر دیکھا گیا۔ کہ انجمن کا تالا توڑ کر مخالفین لائبریری کی ساری کتابیں اور تقریباً بیس۲۰ روپے کی دیگر اشیاء چرا کر لے گئے ہیں۔ پولیس میں اطلاع دی گئی۔ دورانِ تحقیقات میں کتابوں کے جلانے کا بستی سے باہر نشان پایا گیا۔ دو اشخاص کو مشتبہ پا کر پولیس نے ان دونوں کی خانہ تلاشی لی۔ لیکن سامان برآمد نہ ہوا۔

۲۔ لائبریری جلانے کے بعد ساری بستی کے مخالفین کے چھوٹے چھوٹے بچے احمدیوں کو اذان دیتے اور نماز پڑھتے وقت ڈھیلے مارتے۔ اور گالیوں کی بوچھاڑ کرنے لگتے۔ راستہ چلتے وقت سب وشتم اور خشت باری کی گئی۔ مظالم کا یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک جاری رہا۔ مخالفین کی عورتیں جھنڈ باندھ کر احمدیوں کے مکانوں کے پاس آ کر مغلظات بکتی رہیں۔ یہ سلسلہ بھی عرصہ تک رہا۔ ان واقعات کے باوجود احمدیوں نے صبر کا بے نظیر نمونہ پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اس ارشاد پر عمل رہا۔ کہ ؎

گالیاں سنکر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

لیکن آخر کار اس منتقم حقیقی نے جو ہمیشہ صادقوں کا حامی رہا ہے۔ یکایک اپنا جلوہ دکھلایا۔ جو ہم احمدیوں کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ یکایک مخالفین کے گروہ کے دو سربرآوردہ معزز و منصف مزاج حضرات عبد الخالق و عبد الحق صاحبان ہم لوگوں کی حمایت پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے حمایت کے اعلان کی دیر تھی۔ کہ مخالفین آپس میں الجھ گئے۔ اور احمدیوں پر جو مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ ان کا نام و نشان نہ رہا۔

اس مخالفت میں جو سب سے بڑا فائدہ احمدیوں کا ہوا وہ یہ ہے۔ کہ اس مخالفت نے ایک جفاکش مبلغ کا کام کیا ہے۔ مخالفت کے زمانہ میں جس طرف دیکھو۔ جس گھر میں دیکھو۔ ہر جگہ احمدیت ہی کا چرچا ہوتا۔ غرض بستی میں ایک عام تبلیغ ہو گئی۔ خود احمدیوں کے صبر کا نمونہ بھی بہت مؤثر ثابت ہوا۔ اور احمدیوں کے اعمال و افعال میں ایک نمایاں ترقی اور آپس میں ایک زبردست اتحاد ہو گیا۔

اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ تو مخالفین کے ظلم کے اعلان کو بھی پسند نہیں کرتے۔ صرف اس خیال سے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔ اور احباب کا مطالبہ پورا ہو۔ عبد السلام صدر انجمن احمدیہ حسینا ضلع مونگیر

سامانہ کے پیغامیوں کی ایمانداری کی حقیقت

۸ رجون ۱۹۳۸ء کے پیغام صلح میں مروڑی ریاست جیند کے تین احمدیوں کی طرف سے ایک مکتوب مفتوح شائع کیا گیا تھا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کئے گئے تھے۔ ان احمدیوں کو جب اس بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اس کی پرزور تردید کی۔ اور لکھا کہ انہوں نے ایسی کوئی چٹھی اخبارات کو نہیں بھجوائی۔ بلکہ یہ جعل سازی عبد العزیز بٹالوی نے کی ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے آمدہ تردید ۲۸ رجون ۱۹۳۸ء کے الفضل میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس جعل سازی کی حقیقت ایک صاحب محمد شبیر خاں صاحب ٹیلر ماسٹر نے جن کا سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک چٹھی کے ذریعہ بھی بیان کی تھی۔ جو جولائی کے دوسرے ہفتہ میں موصول ہوئی تھی مگر کاغذات میں مل جانے کی وجہ سے اب تک شائع نہ کی جا سکی۔ اور اب درج ذیل کی جاتی ہے:۔

محمد شبیر صاحب لکھتے ہیں:۔

سامانہ کے پیغامی یعنی لاہوری جماعت کے افراد جناب خلیفہ قادیان کی مخالفت میں اپنے ایمان کو برباد کر رہے ہیں۔ اور اپنا الو سیدھا کرنے کے واسطے یہ بے چارے ہر جائز و ناجائز کام کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی کا واقعہ ہے کہ پیغام صلح میں ایک مکتوب بنام میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان چھپا ہے۔ جس میں جناب خلیفہ قادیان سے بعض سوالات کئے گئے ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ خط موضع مروڑی ریاست جیند کے تین احمدیوں کی طرف سے ہے۔ جو جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خط موضع مروڑی کے دوستوں نے نہیں لکھے۔ اور نہ اخبارات کو شائع کرنے کے لئے بھجوائے ہیں۔ جیسا کہ ۲۸ رجون کے الفضل میں ان کی طرف سے تردید چھپ چکی ہے۔ بلکہ مذکورہ خط محمد اسلم شیخ محمد شفیع علوی اور مسمی عبد العزیز عثمان پوری نے سامانہ میں شیخ محمد شفیع علوی کے گھر بیٹھ کر لکھے۔ اور مروڑی کے دوستوں کے نام لکھکر اخبارات کو بھیجدیئے۔ جس وقت مذکورہ بالا تینوں شخص اس کارروائی میں مصروف تھے۔ میں دوائی لینے کی غرض سے محمد اسلم کے پاس گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ان لوگوں نے مذکورہ خط کی کئی نقلیں کر رکھی ہیں۔ اور اخبار پیغام صلح پیسہ اخبار۔ اہلحدیث۔ الفضل اور فاروق کو بھجوانے کے لئے لفافے تیار کئے ہوئے ہیں۔ میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ اس کے بعد محمد اسلم نے مجھے دوائی لا کر دیدی اور میں اپنے گھر کو چلا گیا۔ مجھے ان کی اس کارروائی سے حیرت ہوئی۔ کہ یہ لوگ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ حق بات کو دنیا میں قائم کرینگے مگر اس کے لئے جعل سازی کو استعمال میں لا رہے ہیں۔

یہ ہے لاہوری جماعت سامانہ کے نمائندوں کی ایمانی حالت جسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور افسوس کرتا ہوا اپنے گھر واپس آیا۔ گو میں احمدی نہیں ہوں۔ اور نہ جماعت قادیان سے میرا کوئی تعلق ہے۔ تاہم ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ خط مذکورہ کی حقیقت ظاہر کر دوں۔ محمد شبیر خاں ٹیلر ماسٹر سامانہ ۱۰ رجولائی ۱۹۳۸ء

سکرٹریان بیت المال کا تقرر

آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل احباب کو حسب ذیل احمدیہ جماعتوں کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

میاں امام الدین صاحب	کوٹ کپورہ ۲
۴ میاں نذیر احمد صاحب	سکھا نند ضلع فیروزپور
شیخ محمد الدین صاحب	زیرہ ضلع فیروزپور
بابو مولا بخش صاحب	چونیاں ضلع لاہور

ناظر بیت المال

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۱ء تک عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ سابقہ عہدہ دار فوراً ان کو اپنے اپنے کاموں کا چارج دیدیں۔

شیخ پور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری نادر علی صاحب
سکرٹری سید نور حسن شاہ صاحب
محاسب " "
امام الصلوٰۃ مہر فتح دین صاحب

دارالسلام (افریقہ)

پریذیڈنٹ مستری عبد الکریم صاحب
سکرٹری بابو عبد الرشید صاحب
سکرٹری مال تحریک جدید بابو نذیر احمد صاحب ڈار
" عام " بابو عبد الرحیم صاحب بٹ
" تبلیغ " "
امام الصلوٰۃ بابو عبد الرحمٰن صاحب ملک

ممباسہ (افریقہ)

پریذیڈنٹ بابو محمد عالم صاحب ایم۔بی۔ای
جنرل سکرٹری شیخ صالح محمد صاحب
محاسب اللہ دتا صاحب
محصل
پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ شیخ صالح محمد صاحب
سکرٹری محمد افضل صاحب

پونچھ (کشمیر)

پریذیڈنٹ منشی دانشمند صاحب وکیل
سکرٹری مال ڈاکٹر خواجہ بشیر محمود صاحب
" تعلیم و تربیت " "
محاسب منشی نواب علی صاحب پنشنر

لوکھووال چک نمبر ۱۲۱

پریذیڈنٹ چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار
سکرٹری مال " محمد اسمٰعیل صاحب
" امور عامہ " مختار احمد صاحب
" دعوۃ و تبلیغ عبد الحق صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" تحریک جدید چوہدری مختار احمد صاحب
محاسب " محمد اسمٰعیل صاحب
خزانچی " عبد الستار صاحب

سامانہ ریاست پٹیالہ

سکرٹری تعلیم و تربیت منشی خلیل الرحمٰن صاحب
" تبلیغ بھائی جمیل الرحمٰن صاحب
" امور عامہ مستری اللہ دیا صاحب
سکرٹری مال مستری غلام حسین صاحب

چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ چوہدری نواب الدین صاحب
سکرٹری مال ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
" وصایا " "
" تبلیغ چوہدری خورشید احمد صاحب
" تعلیم و تربیت " فرید محمد صاحب

رنگون

پریذیڈنٹ میاں محمد افضل صاحب

دیونا ماجرا ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری اللہ داد صاحب
سکرٹری مال " "
امین
سکرٹری تعلیم و تربیت " "
محاسب منشی شیر علی صاحب مدرس

دھیر کے کلاں ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری رحمت خان صاحب
سکرٹری تحریک جدید " "
سکرٹری مال حافظ غلام محمد صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" تبلیغ مولوی محمد یوسف صاحب

محمود آباد فارم (سندھ)

ڈاکٹر احمد الدین صاحب کی تبدیلی کی وجہ سے مندرجہ ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں۔

پریذیڈنٹ سیٹھ عزیز احمد صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید " "
" امور عامہ چوہدری رشید احمد صاحب اصغر

وانا کیمپ وزیرستان

پریذیڈنٹ شیخ سلیم اللہ صاحب
امام الصلوٰۃ " "
سکرٹری مال میر امان اللہ صاحب
" تحریک جدید " "
" تبلیغ صوفی غلام محمد صاحب
" وصایا " "

پنڈی لالہ ضلع گجرات

(مشتملہ رجوعہ بہیلاں یکھنا کوالی سرالہ)

جنرل سکرٹری غلام نبی صاحب ساکنہ پنڈی لالہ
سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد صالح صاحب ساکنہ سرالہ
" مال " بڈھا صاحب ساکنہ رجوعہ
محصل " "

سیالکوٹ

امین ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت
سکرٹری تبلیغ چوہدری اللہ دتا صاحب

احمدی پور ضلع جہلم

آڈیٹر چوہدری اللہ داد خان صاحب

کلکتہ

سکرٹری امور عامہ سید کریم بخش صاحب
" امور خارجہ " "
" مال مولوی عبد الحفیظ صاحب
" وصایا " "
" مال تحریک جدید " "
" تبلیغ بابو محمد رفیق صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" تالیف و تصنیف مولوی دولت احمد خان صاحب
" عام تحریک جدید دوست محمد صاحب شمس

لودہراں ضلع ملتان

پریذیڈنٹ بابو غلام احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر
سکرٹری مال مستری عبد الخالق صاحب
محاسب " "
سکرٹری مال تحریک جدید منشی صادق محمد خان صاحب
" عام " مولوی محمد سلیم صاحب
" تبلیغ " "

کھلیسر ضلع گجرات

جنرل سکرٹری چوہدری عبد اللطیف صاحب
سکرٹری مال " "
" تعلیم و تربیت " "
" وصایا " فتح علی صاحب
" تحریک جدید میاں محمود احمد صاحب
سکرٹری خدام الاحمدیہ میاں محمود احمد صاحب

ہیڈ رسول ضلع گجرات

پریذیڈنٹ شیخ عمر الدین صاحب ہیڈ کلرک
سکرٹری مال چوہدری فضل احمد صاحب
" تحریک جدید " "

فیض آباد (یو۔پی)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب
وائس " شریف احمد صاحب نیر
سکرٹری مال ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب
" امور عامہ " "
" امور خارجہ " "
سکرٹری تبلیغ شریف احمد صاحب نیر
امام الصلوٰۃ " "

چک نمبر ۱۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور

سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد حسین صاحب گمن
" مال " سردار خان صاحب
" تعلیم و تربیت " محمد حسین صاحب باجوہ
" مال تحریک جدید " "
" عام تحریک جدید شیخ لال دین صاحب

شملہ

سکرٹری امور عامہ شیخ نصیر الحق صاحب
" امور خارجہ " "
" ضیافت " "
سکرٹری مال منشی عبد الحمید صاحب
" تحریک جدید " "
محاسب " "
سکرٹری تبلیغ خان فضل محمد خان صاحب
" تالیف و تصنیف " "
سکرٹری تعلیم و تربیت مرزا محمد حسین صاحب
سکرٹری وصایا منشی عبد الحمید صاحب

سدوکی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری امام الدین صاحب ساکنہ جسوکی

سیکرٹری مال - مہر محمد حسین صاحب

کلیان پور چک ۲۴۳ ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ — چوہدری فتح الدین صاحب
سیکرٹری مال — چوہدری محمد شریف صاحب
" تبلیغ — چوہدری محمد علی صاحب
محصلین — ملک محمد بخش صاحب / چوہدری فتح محمد صاحب

پراونشل انجمن احمدیہ سندھ

سیکرٹری تبلیغ — بابو اللہ داد صاحب سکھر
" تعلیم و تربیت — ڈاکٹر احمد الدین صاحب محمود آباد فارم
" امور عامہ — مرزا اعظم بیگ صاحب ناصر آباد
" امور خارجہ — چوہدری محمد سعید صاحب پنجورو
" مال — شیخ عظیم الدین صاحب پھیلی حیدر آباد
" وصایا — حاجی عبد الکریم صاحب کراچی۔

سیکرٹری عام تحریک جدید — مولوی قدرت اللہ صاحب مبارک آباد
" مال — چوہدری غلام احمد صاحب احمد آباد
" انجمن خدام الاحمدیہ — چوہدری غلام حسین صاحب پنجورو
" آڈیٹر — ملک گل محمد صاحب محمد آباد
سیکرٹری تالیف و تصنیف — ڈاکٹر عبد العزیز صاحب حیدر آباد

چک ۵۵/۲ محمود پور

پریذیڈنٹ — چوہدری غلام سرور صاحب
جنرل سیکرٹری — منشی حاکم علی صاحب
سیکرٹری مال — " "
محاسب — " "
خزانچی — چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت — چوہدری محمد قاسم صاحب
" امور عامہ — چوہدری نور محمد صاحب
" وصایا — چوہدری غلام حیدر صاحب
ممبران پنچائت — چوہدری تاج محمد صاحب / چوہدری محمد حسین صاحب

لنگے ضلع گجرات

پریذیڈنٹ — مولوی غلام رسول صاحب
سیکرٹری مال — " "
" تعلیم و تربیت — " "
" تبلیغ — چوہدری غلام حیدر صاحب
" تحریک جدید — " "
محصل — رحمت علی صاحب

نوشہرہ ضلع پشاور

مندرجہ ذیل تبدیلیاں منظور کی جاتی ہیں
سیکرٹری مال - خان غلام حسن صاحب بجائے خواجہ محمد شریف صاحب
" تبلیغ — خواجہ محمد شریف صاحب بجائے چوہدری علی احمد صاحب
" وصایا — چوہدری علی احمد صاحب بجائے خان غلام حسن صاحب
آڈیٹر — خواجہ محمد شریف صاحب بجائے خان غلام حسن صاحب

ناظر اعلیٰ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی یکم اگست۔ مسلم لیگ کونسل نے اپنے اجلاس میں فیڈرل سکیم کے متعلق اپنی پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سکیم کو قابل قبول بنانے کے لئے بعض ترامیم زیرغور ہیں۔ لیکن اگر متعلقہ جماعتوں کی رضامندی کے بغیر کوئی ترمیم کی گئی۔ تو مسلم لیگ اس کی پابند نہ ہوگی۔

شملہ یکم اگست۔ شمالی وزیرستان سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ قبائلی گروہ بدستور آمادہ فساد ہیں۔ رزمک اور لدا رگئی کے قریب ان کی سرگرمیاں بالخصوص خطرناک ہیں۔ گذشتہ شب رزمانی کے قریب بم پھینکا گیا۔ اور ایک سرکاری کیمپ پر گولیاں برسائی گئیں ۲۹ جولائی کو بنوں شہر پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر بروقت اطلاع مل جانے پر انسدادی تدابیر اختیار کی گئیں۔

کلکتہ یکم اگست۔ وزیر اعظم بنگال مسٹر فضل الحق نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ایک مقامی ہندو روزنامہ نے گذشتہ سولہ ماہ میں میرے متعلق تیرہ جھوٹ بولے ہیں یہ خبر بالکل غلط ہے کہ میں اپنی وزارت کے متعلق کانگرس سے کوئی سمجھوتہ کرکے اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہوں۔

کلکتہ یکم اگست۔ بنگال اسمبلی کی مخالف پارٹی نے کل کے اجلاس میں موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس نے اخراجات میں تخفیف نہیں کی۔ لگان اراضی کم نہیں کیا۔ سن کی قیمت معین نہیں کی۔ سخت گیر قوانین منسوخ نہیں کئے۔ مخالفین کا خیال ہے کہ ۲۴۹ ممبروں میں سے ۱۲۰ ان کے ساتھ ہیں

احمد آباد یکم اگست۔ ہوٹلوں میں ہریجنوں کے داخلہ کی جو اجازت گورنمنٹ نے دیدی ہے۔ اس سے ہندوؤں میں سخت ہیجان بپا ہے۔ ایک ہوٹل میں ہریجنوں کے داخلہ پر فساد ہو گیا۔ ہندو ہوٹل بند کر رہے ہیں۔ ہوٹلوں کے ۲ ہزار ہندو مالکوں نے جلسہ کرکے فیصلہ کیا ہے کہ اس حکم کی تنسیخ کے لئے ہوم ممبر کے پاس وفد بھیجا جائے۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) قصبہ برقین پر اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ چونکہ لوگ اس کے متحمل نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ قصبہ کو خالی کرکے کسی اور طرف چلے گئے ہیں۔

پیرس یکم اگست۔ فرانسیسی مراکش میں شدید بغاوت رونما ہوگئی ہے۔ فرانسیسی حکام نے مظاہرین کے ایک ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ اور جب رسالہ نے منتشر کرنا چاہا تو اس پر حملہ کر دیا۔ اس پر مشین گنوں سے مسلح فوج بلائی گئی۔ مگر اس کے عرب سپاہیوں نے فائر کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح پیدل فوج کے عرب سپاہی بھی باغی ہوگئے اور مشین گنوں پر قبضہ کر لیا۔ فریقین میں خطرناک جنگ ہوئی۔ جس میں ۹۸ فرانسیسی ہلاک ہو گئے اور بیس مجروح۔ عرب مقتولین کی تعداد چار سو بیان کی جاتی ہے۔ جہازوں پر عرب حملے کر رہے ہیں۔ شہر طنجہ کو فوجوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم اگست۔ اٹلی کے ایک ماہر کے زیر انتظام جرمنی میں ایک ایسا سکول کھولا جا رہا ہے۔ جس میں نوآبادیات میں نظم و نسق قائم رکھنے کے طریقوں کی تعلیم دی جائے گی۔ اس سکول کے فارغ التحصیل نوآبادیات میں ذمہ وار عہدوں پر مقرر ہوا کریں گے۔

ٹوکیو یکم اگست۔ روس اور مانچوکو کی سرحد پر پھر لڑائی ہوئی۔ جاپانی اور روسی دونوں ایک دوسرے پر ابتدا کی ذمہ داری ڈالتے ہیں۔ ایک دوسرے کے نقصان کو زیادہ ظاہر کرتا ہے۔ شنگھائی کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ مانچوکو میں بھی جاپانیوں کے خلاف بغاوت رونما ہوگئی ہے چینی کمیونسٹوں کی ایک بھاری تعداد نے وہاں پہنچ کر دیہاتیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

سماره سے البلاغ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ حبشہ میں مسلمانوں نے اہل اطالیہ کے خلاف اعلان جہاد کر دیا ہے۔ سلطان بیرو کے لڑکے سعد عمرو کے زیر کمان انہوں نے ایک اطالوی چھاؤنی پر اچانک حملہ کرکے ۲ ہزار سپاہی تہ تیغ کر دیئے ہیں۔

الہ آباد یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک مشہور کانگرسی لیڈر نے ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ کانگرس ہائی کمانڈ نے ڈکٹیٹر شپ شروع کر دی ہے۔ اس لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ اس ریزولیوشن پر ممبروں کے دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ کمیٹی کا ایک سپیشل اجلاس بلانا پڑے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی تہ میں ڈاکٹر کھارے کو علیحدہ کئے جانے کا واقعہ کام کر رہا ہے۔

لاہور یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ زمیندارہ بلوں کے خلاف سول نافرمانی کرنے کے لئے آٹھ ہزار ہندوؤں نے اپنے نام دیدیئے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر سر نارنگ بھی شامل ہیں۔

ناگپور یکم اگست۔ سی پی کے نئے وزیر اعظم کو وزارت کی پہلی میٹنگ میں ہی ایسے اختیارات دیدیئے گئے ہیں کہ وہ جب اور جس بھی محکمہ کا چارج لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔ اس وقت آپ پولیس امور عامہ اور جیل کے محکمہ جات کے انچارج ہونگے۔ ایک پبلسٹی منسٹر مقرر کیا گیا ہے جو وزارت کے کاموں کا پروپیگنڈا کرے گا۔

لکھنؤ یکم اگست۔ یوپی گورنمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ سکولوں کے ٹیچر کانگرس کے ممبر بن سکتے ہیں لیکن کوئی پولیٹیکل لیکچر نہیں دے سکتے۔

ناگپور یکم اگست۔ کل ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں صدر اور سپیکر سب کانگرسی تھے۔ ڈاکٹر کھارے کے خلاف قرارداد منظور کرنے کی وجہ سے گاندھی جی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے خلاف شدید نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب پر ظلم کیا گیا ہے۔ ایک ریزولیوشن میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے آزادانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

پشاور یکم اگست۔ فرنٹیر گورنمنٹ نے دو اخبارات نئی دنیا اور سکھ سماچار سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ سکھ سماچار نے لکھا تھا۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب کو چاہیئے کہ مستعفی ہو جائیں کیونکہ ان کی گورنمنٹ بنوں میں اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے۔

الہ آباد یکم اگست۔ حکومت یوپی نے سرکاری تعلقداروں کے مزارعین کی حالت پر غور کرنے کے لئے سات ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

کراچی یکم اگست۔ سندھ کے گورنر مسٹر لینسلٹ گراہم چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر گیرٹ آئی۔ سی۔ ایس مقرر ہوئے ہیں۔ انہوں نے آج حلف وفاداری لیا۔

پشاور یکم اگست۔ حکومت افغانستان نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص ایک سو روپیہ سے زیادہ افغانستان سے باہر نہیں لے جا سکتا۔ اسی طرح سونا۔ چاندی اور افغانی نوٹ برآمد کرنے کی بھی سخت ممانعت کر دی گئی ہے

الہ آباد یکم اگست۔ یوپی لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی نے ایک اجلاس میں یہ تجویز کی ہے۔ کہ ایک ہزار یا اس سے زیادہ آبادی رکھنے والے قصبات میں پنچائتیں مقرر کر دی جائیں۔ اور اس سے کم آبادی کے چار دیہات کی مشترکہ پنچایت بنا دی جائے۔ انیس سال کا ہر شخص ووٹر ہوگا۔ اور جو چاہے امیدوار کھڑا ہو سکیگا۔ ان پنچایتوں کو امن و تحفظ کے اختیارات بھی دیئے جائینگے اور یہ پٹواریوں اور دیگر دیہاتی افسروں کے تقرر اور موقوفی کی سفارشیں بھی کر سکیں گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی